



سیدہ ام کلثوم بنت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہا کا

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے نکاح

ابن الحسن محمدی

خلیفۃ المسلمین، دامادِ رسولِ امین، سیدنا مولیٰ علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے بطنِ پاک سے ہونے والی اپنی بیٹی سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا کا نکاح امیر المومنین، خلیفہ راشد، سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کیا۔ یہ بات تواتر اور اجماع کی حد تک ثابت ہے۔ اہل سنت اور شیعہ اس میں متفق ہیں، بلکہ شیعہ محدثین اور فقہاء نے اس نکاح کا تذکرہ اپنی کتب میں کیا ہے، جیسا کہ:

شیعہ مؤرخ، احمد بن یعقوب نے 17 ہجری میں خلافتِ فاروقی کے احوال میں لکھا ہے:

وَفِي هَذِهِ السَّنَةِ خَطَبَ عُمَرُ إِلَى عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أُمَّ كُلْثُومٍ بِنْتِ عَلِيٍّ، وَأُمُّهَا فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ، فَقَالَ عَلِيٌّ: إِنَّهَا صَغِيرَةٌ، فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ يَقُولُ: «كُلُّ نَسَبٍ وَسَبَبٍ يَنْقَطِعُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، إِلَّا سَبَبِي وَنَسَبِي وَصِهْرِي، فَأَرَدْتُ أَنْ يَكُونَ لِي سَبَبٌ وَصِهْرٌ بِرَسُولِ اللَّهِ، فَتَزَوَّجَهَا وَأَمَّهَرَهَا عَشْرَةَ آلَافٍ دِينَارٍ.

”اسی سال سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی طرف ان کی بیٹی ام کلثوم بنت علی رضی اللہ عنہا کے لئے پیغامِ نکاح بھیجا۔ یاد رہے کہ یہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی لختِ جگر تھیں۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: ام کلثوم ابھی عمر میں چھوٹی ہیں۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: (میں یہ رشتہ صرف اس لیے طلب کر رہا ہوں کہ) میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: روزِ قیامت تمام نسب اور سبب

منقطع ہو جائیں گے، سوائے میرے تعلق، نسب اور سسرالی رشتہ کے۔ اب میری یہ خواہش ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تعلق اور سسرالی رشتہ ہو۔ اس پر سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے ان کے ساتھ دس ہزار دینار حق مہر کے عوض اپنی صاحبزادی کی شادی کر دی۔“

(تاریخ اليعقوبي: 2/ 149، 150)

محمد بن جعفر کلینی نے امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ایک روایت ذکر کی ہے۔ آپ سے اس عورت کی عدت کے بارے میں پوچھا گیا، جس کا خاوند فوت ہو گیا ہو کہ وہ عدت کہاں گزارے؟ اپنے خاوند کے گھریا جہاں چاہے گزار سکتی ہے؟ اس پر امام صاحب نے فرمایا: جہاں چاہے عدت گزار سکتی ہے، پھر فرمایا:

إِنَّ عَلِيًّا لَمَّا مَاتَ عُمَرُ أَتَى أُمَّ كُلْثُومَ، فَأَخَذَ بِيَدِهَا، فَانْطَلَقَ بِهَا إِلَى بَيْتِهِ .
”جب سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ فوت ہو گئے، تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ اپنی بیٹی کا ہاتھ تھام کر اسے

اپنے گھر لے گئے۔“ (الکافی فی الفروع، کتاب الطلاق، 6/ 115، 116)

طوسی شیعہ نے امام باقر رضی اللہ عنہ سے یہ روایت ذکر کی ہے:

مَاتَتْ أُمُّ كُلْثُومَ بِنْتُ عَلِيٍّ وَابْنُهَا زَيْدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فِي سَاعَةٍ وَاحِدَةٍ، لَا يُدْرَى أَيُّهُمَا هَلَكَ قَبْلُ، فَلَمْ يُورِثْ أَحَدُهُمَا مِنَ الْآخِرَةِ، وَصَلِّيَ عَلَيْهِمَا جَمِيعًا .

”سیدہ ام کلثوم بنت علی اور ان کے بیٹے زید بن عمر بن خطاب بالکل ایک ہی وقت میں فوت ہوئے، یہ بھی معلوم نہیں ہو سکا کہ دونوں میں سے پہلے کون فوت ہوا، نہ دونوں میں سے کوئی دوسرے کا وارث بنا۔ دونوں کی نماز جنازہ بھی اکٹھی ادا کی گئی۔“

(تہذیب الأحکام، کتاب المیراث: 9/ 262)

حسین کریمین رضی اللہ عنہما کی سگی بہن، سیدہ ام کلثوم بنت علی رضی اللہ عنہما کے سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ

سے نکاح کو درج ذیل شیعہ علماء نے بھی اپنی کتابوں میں ذکر کیا ہے:

سید مرتضیٰ ”علم الہدیٰ“ (الشافی، ص: 166)، فخر شیعہ، ابن شہر آشوب (مناقب آل
أبی طالب: 162/3، طبعة ممبئی، الہند)، شیعہ عالم اربلی (كشف الغمّة في معرفة
الأئمّة، ص: 10، طبع ایران، القديم)، ابن ابوالحرید (شرح نهج البلاغة: 124/3)،
مقدس اردبیلی (حديقة الشيعة، ص: 277، طبعة طهران)، قاضی نور اللہ شوشتری ملقب
بہ الشہید الثالث (مجالس المؤمنین، ص: 76، طبعة ایران، القديم) وغیرہ۔

اس نکاح سے فقہائے شیعہ نے ہاشمیہ عورت کے غیر ہاشمی مرد کے ساتھ نکاح کے
جواز کا استدلال کیا ہے۔

شیعہ فقیہ حلی (م: 672ھ) نے لکھا ہے:

وَيَجُوزُ إِنْكَاحُ الْحُرَّةِ الْعَبْدِ، وَالْعَرَبِيَّةِ الْعَجَمِيَّةِ، وَالْهَاشِمِيَّةِ غَيْرِ الْهَاشِمِيِّ .
”آزاد عورت کا غلام مرد کے ساتھ، عربی عورت کا عجمی مرد کے ساتھ اور ہاشمی عورت کا
غیر ہاشمی مرد کے ساتھ نکاح جائز ہے۔“

(شرائع الإسلام في مسائل الحلال والحرام، كتاب النكاح: 467/2)

اس کتاب کے شارح العالمی ملقب بہ الشہید الثانی نے لکھا ہے:

وَزَوْجَ النَّبِيِّ ابْنَتَهُ عُثْمَانَ، وَزَوْجَ ابْنَتِهِ زَيْنَبَ بِأَبِي الْعَاصِ بْنِ الرَّبِيعِ،
وَلَيْسَا مِنْ بَنِي هَاشِمٍ، وَكَذَلِكَ زَوْجَ عَلِيٍّ ابْنَتَهُ أُمَّ كُلْثُومٍ مِّنْ عُمَرَ، وَتَزَوَّجَ
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ فَاطِمَةَ بِنْتَ الْحُسَيْنِ، وَتَزَوَّجَ مُضْعَبُ بْنُ
الزُّبَيْرِ أُخْتَهَا سَكِينَةَ، وَكُلُّهُمْ مِّنْ غَيْرِ بَنِي هَاشِمٍ .

”نبی کریم ﷺ نے اپنی ایک بیٹی کا نکاح سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ کیا، اپنی دوسری

بیٹی سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کا نکاح سیدنا ابوالعاص بن ربیع رضی اللہ عنہ کے ساتھ کیا۔ یہ دونوں بنو ہاشم کے آدمی نہیں تھے۔ اسی طرح سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے اپنی صاحبزادی ام کلثوم کی شادی سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ کی، ایسے ہی سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عثمان کی شادی سیدہ فاطمہ بنت حسین سے اور سیدنا مصعب بن زبیر رضی اللہ عنہ کی شادی ان (فاطمہ بنت حسین رضی اللہ عنہا) کی بہن سکیکنہ سے ہوئی۔ یہ سب غیر ہاشمی تھے۔“ (مسالك الأفهام شرح شرائع الإسلام، باب لواحق العقد: 410/7)

مشہور معزلی شیعہ، ابن ابوالحدید نے ایک روایت ان الفاظ کے ساتھ ذکر کی ہے:

إِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَجَّهَ إِلَى مَلِكِ الرُّومِ بَرِيدًا، فَاشْتَرَتْ أُمُّ كَلْثُومٍ امْرَأَةً عُمَرَ طَبِيبًا بِدَنَانِيرَ، وَجَعَلَتْهُ فِي قَارُورَتَيْنِ، وَأَهْدَتْهُمَا إِلَى امْرَأَةِ مَلِكِ الرُّومِ، فَرَجَعَ الْبَرِيدُ إِلَيْهَا، وَمَعَهُ مِلْءُ الْقَارُورَتَيْنِ جَوَاهِرَ، فَدَخَلَ عَلَيْهَا عُمَرُ، وَقَدْ صُبَّتِ الْجَوَاهِرُ فِي حِجْرِهَا، فَقَالَ: مَنْ أَيْنَ لَكَ هَذَا؟ فَأَخْبَرَتْهُ، فَقَبَضَ عَلَيْهِ وَقَالَ: هَذَا لِلْمُسْلِمِينَ، قَالَتْ: كَيْفَ، وَهُوَ عَوْضُ هَدِيَّتِي؟ قَالَ: بَيْنِي وَبَيْنَكَ أَبُوكَ، فَقَالَ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ: لَكَ مِنْهُ بِقِيمَةِ دِينَارِكَ، وَالْبَاقِي لِلْمُسْلِمِينَ جُمْلَةً، لِأَنَّ بَرِيدَ الْمُسْلِمِينَ حَمَلَهُ.

”سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اپنے قاصد کو رومی بادشاہ کی طرف بھیجا، آپ کی زوجہ سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا نے کچھ دینار کی خوشبو خریدی اور اسے دو بوتلوں میں بند کر کے رومی بادشاہ کی بیوی کو تحفہ بھیجا۔ جب قاصد واپس آیا، تو وہ جواہرات کی بھری دو بوتلیں لایا۔ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا کے پاس آئے، تو ان کی گود میں جواہرات پڑے تھے۔ آپ نے پوچھا: یہ جواہرات کہاں سے آئے ہیں؟ انہوں نے بتایا، تو سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے وہ جواہرات ان سے لے لئے اور فرمایا: یہ مسلمانوں کے ہیں۔ سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا نے عرض کیا:

یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ یہ تو میرے بھیجے ہوئے ہدیے کے عوض میں آئے ہیں۔ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرے اور آپ کے درمیان آپ کے والد فیصلہ کریں گے۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بیٹی تیرے دیناروں کی قیمت کے برابر جواہرات تجھے ملیں گے، باقی تمام مسلمانوں کے حصے میں آئیں گے، کیونکہ قاصد مسلمانوں ہی کا تھا۔“

(شرح نہج البلاغہ: 4/575، طبعہ بیروت، 1375ھ)

ہم نے یہ حوالہ جات معروف اہل حدیث عالم، شہید اسلام، علامہ احسان الہی ظہیر رحمہ اللہ کی مایہ ناز کتاب [الشیعة وأهل البيت] (ص: 106... 109) سے لیے ہیں۔

اب ذرا تصویر کا دوسرا رخ بھی ملاحظہ فرمائیں۔ جب شیعہ نے یہ بات تسلیم کر لی کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے اپنی صاحبزادی سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا کا نکاح سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے کیا تھا، تو اس سے یہ لازم آتا ہے کہ تینوں خلفائے راشدین کے درمیان بے حد محبت اور گہرا تعلق تھا، وہ ایک دوسرے کے احترام میں رشتے ناطے تک قائم کرتے تھے اور ایک دوسرے کے حقوق کے پاسبان اور پاسدار تھے۔۔۔ تو شیعہ نے امام ابو عبد اللہ جعفر بن محمد صادق رحمہ اللہ کی طرف منسوب کر کے ایک قول گھڑ لیا۔ وہ یہ ہے:

”یہ رشتہ ہم سے چھین لیا گیا تھا۔“

إِنَّ ذَلِكَ فَرَجٌ غُصِبْنَا.

(الکافی فی الفروع: 2/141، طبعہ الہند)

شیعہ اصول حدیث کے مطابق یہ قول ”صحیح“ ہے، البتہ اہل سنت کے اصول حدیث کی رو سے یہ قول جھوٹا اور مردود ہے، کیونکہ:

- ① علی بن ابراہیم بن ہاشم ابو الحسن قمی
- ② اس کا باپ ابراہیم بن ہاشم ابن الخلیل ابو اسحاق قمی
- ③ محمد بن ابو عمیر



④ ہشام بن سالم

⑤ حماد بن عثمان

⑥ ابو الحسن زرارہ بن امین الشیبانی

یہ سب کے سب ”مجہول“ ہیں۔

ان اشخاص کی توثیق نہیں مل سکی، ان میں سے بعض کے تو حالات زندگی ہی کا پتہ نہیں چل سکا۔ یہ نامعلوم جھوٹوں کی کارستانی ہے۔
شیعہ عالم مقدس اردبیلی نے لکھا ہے:

إِنَّ عَلِيًّا لَّمْ يَكُنْ يُرِيدُ أَنْ يُزَوِّجَ ابْنَتَهُ أُمَّ كُلْثُومٍ مِّنْ عُمَرَ، وَلَكِنَّهُ خَافَ مِنْهُ، فَوَكَّلَ عَمَّهُ عَبَّاسًا لِّيزَوِّجَهَا مِنْهُ.

”سیدنا علی رضی اللہ عنہ نہیں چاہتے تھے کہ وہ اپنی بیٹی ام کلثوم رضی اللہ عنہا کا نکاح سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے کریں، مگر ڈر کی وجہ سے انہوں نے یہ کام کیا، چنانچہ اپنے چچا سیدنا عباس رضی اللہ عنہ کو یہ کام سپرد کیا کہ وہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا کا نکاح سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ کر دیں۔“ (حديقة الشيعة، ص: 277)
کیا ایسے لوگ اہل بیت اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے خیر خواہ ہو سکتے ہیں؟ ایک جھوٹی کہانی گھڑ کر یہ باور کرایا جا رہا ہے کہ (معاذ اللہ) سیدنا علی رضی اللہ عنہ نہایت بزدل تھے اور اپنے حقوق کے حصول میں اس قدر چشم پوشی سے کام لیتے تھے کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ان سے ان کی عزت و عصمت تک چھین لی، مگر انہوں نے پوری زندگی زبان تک نہیں کھولی۔ ایسی رسوائی والی باتوں سے ہم اللہ رب العزت کی پناہ میں آتے ہیں۔

سیدنا علی رضی اللہ عنہ اس قسم کی باتوں سے بہت بلند تھے۔ جس دل میں ذرہ برابر ایمان ہو، وہ مولیٰ علی رضی اللہ عنہ کی طرف یہ رسوا کن بات منسوب نہیں کر سکتا۔ ایک دن آنے والا ہے جس دن اللہ رب العزت ایسے جھوٹوں کو اپنی گرفت میں لے گا، پھر کوئی ان کو چھڑا نہیں سکے گا۔

کتب اہل سنت اور سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا کا سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے نکاح

اس حوالے سے اہل سنت کی کتب سے بھی دلائل ملاحظہ ہوں:

① سیدنا ثعلبہ بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

إِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَسَمَ مُرُوطًا بَيْنَ نِسَاءٍ مِّنْ نِّسَاءِ الْمَدِينَةِ، فَبَقِيَ مَرُطٌ جَيِّدٌ، فَقَالَ لَهُ بَعْضُ مَنْ عِنْدَهُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! أَعْطِ هَذَا ابْنَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِي عِنْدَكَ، يُرِيدُونَ أُمَّ كَلْثُومَ بِنْتِ عَلِيٍّ، فَقَالَ عُمَرُ: أُمُّ سَلِيطٍ أَحَقُّ، وَأُمُّ سَلِيطٍ مِّنْ نِّسَاءِ الْأَنْصَارِ، مِمَّنْ بَايَعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ عُمَرُ: فَإِنَّهَا كَانَتْ تَزْفِرُ لَنَا الْقُرْبَ يَوْمَ أُحُدٍ.

”سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے مدینہ کی عورتوں میں چادریں تقسیم کیں، تو ایک عمدہ چادر بیچ گئی۔ آپ کے پاس بیٹھے لوگوں میں سے کسی نے کہا: امیر المؤمنین! آپ یہ چادر رسول اللہ ﷺ کی نواسی کو عنایت کر دیجئے جو کہ آپ رضی اللہ عنہ کی زوجہ محترمہ ہیں۔ اس شخص کی مراد سیدہ ام کلثوم بنت علی رضی اللہ عنہا تھیں۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: (میری بیوی ام کلثوم رضی اللہ عنہا کے مقابلہ میں) بی بی ام سلیط رضی اللہ عنہا اس چادر کی زیادہ مستحق ہیں۔ وہ انصاری عورت تھیں، انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی بیعت کی ہوئی تھی۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ عورت غزوہ اُحُد کے دن پانی کی مشکیں اپنی کمر پر لاد کر ہمارے پاس لاتی تھی۔“ (صحیح البخاری: 2725)

② نافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

إِنَّ ابْنَ عُمَرَ صَلَّى عَلَى تِسْعِ جَنَائِزَ جَمِيعًا، فَجَعَلَ الرِّجَالُ يُلُونَ الْإِمَامَ، وَالنِّسَاءَ يَلِينَ الْقَبْلَةَ، فَصَفَّهِنَّ صَفًّا وَاحِدًا، وَوُضِعَتْ جَنَازَةُ أُمِّ



كُلْثُومُ بِنْتُ عَلِيٍّ امْرَأَةُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، وَابْنِ لَهَا، يُقَالُ لَهُ زَيْدٌ، وَضِعَا جَمِيعًا، وَالْإِمَامُ يَوْمَيْدُ سَعِيدُ بْنُ الْعَاصِ، وَفِي النَّاسِ ابْنُ عُمَرَ، وَأَبُو هُرَيْرَةَ، وَأَبُو سَعِيدٍ، وَأَبُو قَتَادَةَ، فَوَضِعَ الْغُلَامُ مِمَّا يَلِي الْإِمَامَ.

”سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے نو میتوں پر اکٹھی نماز جنازہ ادا کی۔ انہوں نے مردوں کو امام اور عورتوں کو قبلہ کی جانب رکھا۔ ان سب کی ایک صف بنا دی، جبکہ سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا، جو کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی اور سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی زوجہ محترمہ تھیں انہیں اور ان کے زید نامی بیٹے، دونوں کو اکٹھا رکھا۔ اس روز سیدنا سعید بن عاص رضی اللہ عنہ امام تھے، جبکہ جنازہ پڑھنے والوں میں سیدنا عبداللہ بن عمر، سیدنا ابو ہریرہ، سیدنا ابوسعید خدری اور سیدنا ابو قتادہ رضی اللہ عنہم شامل تھے۔ بچے کو امام کی جانب رکھا گیا۔“ (سنن النسائي: 1980، سنن الدارقطني: 79/2، السنن الكبرى للبيهقي: 33/4، وسنده صحيح)

اس حدیث کو امام ابن الجارود رحمۃ اللہ (545) نے صحیح کہا ہے۔
اس کی سند کو حافظ نووی رحمۃ اللہ (المجموع شرح المہذب: 224/5) نے ”حسن“، جبکہ حافظ ابن ملقن رحمۃ اللہ (البدر المنير: 385/5) اور حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ (التلخیص الحبير: 146/2) نے ”صحیح“ قرار دیا ہے۔

③ امام شعبی رحمۃ اللہ، سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں بیان کرتے ہیں:
إِنَّهُ صَلَّى عَلَى أَخِيهِ، وَأُمِّهِ أُمِّ كُلْثُومِ بِنْتِ عَلِيٍّ، فَجَعَلَ الْغُلَامَ مِمَّا يَلِي الْإِمَامَ، وَالْمَرْأَةَ فَوْقَ ذَلِكَ.

”سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنے بھائی اور اپنی والدہ سیدہ ام کلثوم بنت علی رضی اللہ عنہما کی نماز جنازہ پڑھائی، انہوں نے بچے کو امام کی جانب رکھا اور عورت کو اوپر والی جانب۔“

(مسند علي ابن الجعد: 574، وسنده صحيح)

④ امام شعیب رحمہ اللہ ہی بیان کرتے ہیں:

صَلَّى ابْنُ عُمَرَ عَلَى زَيْدِ بْنِ عُمَرَ، وَأُمِّهِ أُمِّ كَلْثُومِ بِنْتِ عَلِيٍّ، فَجَعَلَ الرَّجُلَ مِمَّا يَلِي الْإِمَامَ، وَالْمَرْأَةَ مِنْ خَلْفِهِ، فَصَلَّى عَلَيْهِمَا أَرْبَعًا، وَخَلَفَهُ ابْنُ الْحَنْفِيَّةِ، وَالْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ، وَابْنُ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ.

”سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنے بھائی زید بن عمر اور اپنی والدہ سیدہ ام کلثوم بنت علی رضی اللہ عنہا کی نماز جنازہ پڑھائی۔ انہوں نے بچے کو امام کی جانب رکھا اور عورت کو اس کے پیچھے رکھا، چار تکبیروں کے ساتھ ان کی نماز جنازہ ادا کی۔ ان کی اقتدا میں محمد بن حنفیہ، سیدنا حسین بن علی اور سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم نے نماز جنازہ ادا کی۔“

(السنن الکبریٰ للبیہقی: 38/4، وسندہ صحیح)

⑤ عمار بن ابوعمار، مولیٰ بنو ہاشم رحمہ اللہ کہتے ہیں:

شَهِدْتُهُمْ يَوْمَئِذٍ، وَصَلَّى عَلَيْهِمَا سَعِيدُ بْنُ الْعَاصِ، وَكَانَ أَمِيرَ النَّاسِ يَوْمَئِذٍ، وَخَلَفَهُ ثَمَانُونَ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

”میں سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا اور ان کے بیٹے زید بن عمر بن خطاب کی نماز جنازہ میں شریک تھا۔ سیدنا سعید بن عاص رضی اللہ عنہ نے ان دونوں کی نماز جنازہ ادا کی۔ وہ ان دنوں گورنر تھے۔ ان کے پیچھے اسی صحابہ کرام موجود تھے۔“

(الطبقات الکبریٰ لابن سعد: 340/8، وسندہ حسن)

شرح صحیح بخاری، حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے ان روایات کے مابین یوں جمع و تطبیق کی ہے:

فَيُحْمَلُ عَلَى أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَمَّ بِهِمْ حَقِيقَةً بِإِذْنِ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ، وَيُحْمَلُ قَوْلُهُ: إِنَّ الْإِمَامَ كَانَ سَعِيدَ بْنَ الْعَاصِ، يَعْنِي الْأَمِيرَ، جَمْعًا بَيْنَ

الرَّوَايَتَيْنِ، أَوْ أَنَّ نِسْبَةَ ذَلِكَ لِابْنِ عُمَرَ لِكَوْنِهِ أَشَارَ بِتَرْتِيبٍ وَضَعَ تِلْكَ
الْجَنَائِزَ، عَلَى الْجَنَازَةِ فِي الصَّلَاةِ.

”درحقیقت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے سیدنا سعید بن عاص رضی اللہ عنہ کی اجازت سے نماز
جنائزہ پڑھائی تھی۔ حدیث میں یہ جو مذکور ہے کہ سیدنا سعید بن عاص رضی اللہ عنہ ان کے امام تھے،
تو اس سے مراد امارت ہے۔ یوں ان روایات کے درمیان جمع کی صورت بنتی ہے، یا پھر سیدنا
عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے جنائزہ پڑھانے سے مراد یہ ہے کہ انہوں نے نماز جنائزہ کے لئے
چار پائیوں کو ترتیب میں رکھنے کا اشارہ فرمایا تھا۔“ (التلخیص الحبیبر: 2/146)

